

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

لباس النبی ﷺ

پہلا باب : لباس :

یہ مقالہ سید الانبیاء و سید البشر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لباس کے بیان میں ہے۔ اس مقالہ کو لکھنے کا اہم مقصد و غرض یہ ہے کہ ہم اپنے لباس میں حتی الامکان نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کو اختیار کریں اور وہ لباس جس کی وضع قطع اور پہننا غیر مسنون ہے اس سے پرہیز کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کو کل قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے نمونہ بنایا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: لَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ (سورۃ الاحزاب ۲۱) تم سب کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔

لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس (یعنی پوشاک) کے جیسا کہ کتاب بمعنی مکتوب۔ لباس کا لفظ عمامہ، ٹوپی، قمیص، جبہ، چادر، تہبند، پاجامہ اور جو کچھ پہننے میں آئے سب کو شامل ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے لباس کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ لِبَاسًا يُورِي سَوَاتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ (سورۃ الاعراف ۳۶) اے آدم علیہ السلام کی اولاد ہم نے تمہارے لئے لباس بنایا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ لِبَاسُ التَّقْوَىٰ سے مراد وہ لباس ہے جس میں حیا ہو۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَجَعَلَ لَكُم سَرَابِیْلَ تَفْخِيكُمُ الْحَرَّ (سورۃ النحل ۸۱) اور تمہیں ایسی پوشاکیں بخشیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں علماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ انسان اپنے علاقہ کی عادات و اطوار کے لحاظ سے چند شرائط کے ساتھ کوئی بھی لباس پہن سکتا ہے کیونکہ لباس میں اصل جواز ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۲ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ لباس اور کھانے کی چیزوں میں وہی چیز حرام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

دوسرا باب : شرعی لباس کے چند بنیادی شرائط :

نبی اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں علماء کرام نے لباس کے بعض حسب ذیل شرائط تحریر کئے ہیں:

- (۱) مرد حضرات کے لئے ایسا لباس پہننا فرض ہے، جس سے ناف سے لے کر گھٹنے تک جسم چھپ جائے اور ایسا لباس پہننا سنت ہے جس سے ہاتھ، پیر اور چہرے کے علاوہ مکمل جسم چھپ جائے۔ عورتوں کے لئے ایسا لباس پہننا فرض ہے، جس سے ہاتھ، پیر اور چہرے کے علاوہ ان کا پورا جسم چھپ جائے۔ (نوٹ: یہاں لباس کا بیان ہے نہ کہ پردے کا، غرضیکہ غیر محرم کے سامنے عورت کو چہرہ اڈھا ٹکنا ضروری ہے۔)
- (۲) لباس نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف نہ ہو۔ (مثلاً مرد حضرات کیلئے ریشمی کپڑے اور خالص سرخ یا زرد رنگ کا لباس)
- (۳) ایسا تنگ یا خفیف لباس نہ ہو جس سے جسم کے اعضاء نظر آئیں۔
- (۴) مردوں کا لباس عورتوں کے مشابہ اور عورتوں کا لباس مردوں کے مشابہ نہ ہو۔
- (۵) مردوں کا لباس زیادہ رنگین اور عورتوں کا لباس زیادہ خوشبو والا نہ ہو۔

(۶) مردوں کا لباس ٹخنوں سے اوپر جبکہ عورتوں کا لباس ٹخنوں سے نیچے ہو۔

(۷) کفار و مشرکین کے مذہبی لباس سے مشابہت نہ ہو۔

تیسرا باب: آپ ﷺ کا پسندیدہ لباس "سفید پوشاک":

امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفید کپڑوں کو بہت پسند فرماتے تھے۔ متعدد احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے، یہاں اختصار کی وجہ سے صرف ۲ حدیثیں ذکر کر رہا ہوں:

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑوں میں سے سفید کو اختیار کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں بہترین کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (ترمذی ۱۱ الجنازہ ۹۹، ابوداؤد اللباس ۴۰۶۱، ابن ماجہ باب ماجاء فی الجنازہ، مسند احمد ۲۳۷۱، صحیح ابن حبان)

☆ حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس پہنو کیونکہ وہ بہت پاکیزہ، بہت صاف اور بہت اچھا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (النسائی۔ الامر بلبس البیض من الثیاب، ترمذی، ابن ماجہ)

زیادہ پاکیزہ اس لئے کہ وہ بہت جلدی میلے ہو جاتے ہیں اسی لئے زیادہ دھوئے جاتے ہیں برخلاف رنگین کپڑوں کے کیونکہ دیر سے دھوئے جانے کی وجہ سے ان میں زیادہ گندگی ہوتی ہے۔ اچھے اس لئے کہ طبیعت سلیمہ ان کی طرف میلان کرتی ہے۔ (اشعۃ الممعات۔ کتاب اللباس)

شیخ فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ (متوفی ۳۷۳ھ) نے اپنی کتاب "بستان العارفین" میں اور فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب "رد المحتار" کے مصنف علامہ شامیؒ نے تحریر کیا ہے کہ رنگوں میں پسندیدہ رنگ سفید ہے اور سفید لباس پہننا سنت ہے۔

چوتھا باب: رنگین لباس کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات و عمل:

نبی اکرم ﷺ زیادہ تر سفید لباس پہنا کرتے تھے اگرچہ دوسرے رنگ کے کپڑے بھی آپ ﷺ نے استعمال کئے ہیں۔ رنگین لباس چادر یا عبا یا جبہ کی شکل میں عموماً ہوا کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی قمیص اور تہبند عموماً سفید ہوا کرتی تھی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو خالص زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو فرمایا کہ یہ کافروں کا لباس ہے اس کو نہ پہنو۔ (مسلم ۲۰۷۷) ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو جلاڈالو۔

☆ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ تو میں ارغوانی گھوڑے پر سوار ہوں گا اور نہ پیلے رنگ کے کپڑے پہنوں گا جو ریشمی حاشیہ والے ہوں اور فرمایا کہ خبردار رہو کہ مردوں کی خوشبو وہ خوشبو ہے جس میں رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ خوشبو ہے جس میں خوشبو نہ ہو رنگ ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۵) ارغوان ایک سرخ رنگ کا پھول ہے، اب ہر سرخ رنگ کو ارغوانی کہا جاتا ہے، وہی یہاں مراد ہے۔

☆ حضرت ابی رمثہ رفاعہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دو سبز کپڑوں میں ملبوس دیکھا۔ (ابوداؤد ۴۰۶۵، ترمذی ۲۸۱۳)

☆ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا قد درمیانی تھا۔ ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ کو سرخ دھاریوں والی چادر میں ملبوس دیکھا۔ میں نے کبھی بھی اس سے زیادہ کوئی خوبصورت منظر نہیں دیکھا۔ (بخاری ۲۵۸۱/۱۰، مسلم ۲۳۳۷)

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سرخ دھاریوں والی یمنی چادر کو بہت پسند فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

﴿وضاحت﴾: بعض روایات میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے سرخ پوشاک استعمال کی ہے، جبکہ دیگر احادیث میں مردوں کو سرخ اور پیلے

کپڑے پہننے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس بظاہر تضاد کی محدثین و علماء نے یہ توجیہ بیان کی ہے کہ خالص سرخ یا خالص پیلے کپڑے نہیں پہننے چاہئے، البتہ سرخ یا پیلے رنگ کی دھاریوں والے (یعنی ڈیزائن والے) کپڑے پہنے جاسکتے ہیں۔

پانچواں باب : آپ ﷺ کی قمیص :

☆ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو کپڑوں میں قمیص زیادہ پسند تھی۔ (ترمذی ۱۷۶۲، ابوداؤد ۴۰۲۵)

آپ ﷺ کی قمیص کے جو اوصاف احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

☆..... آپ ﷺ کی قمیص کا رنگ عموماً سفید ہوا کرتا تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، مسند احمد، صحیح ابن حبان وغیرہ)

☆..... آپ ﷺ کی قمیص تقریباً نصف پنڈلی تک ہوا کرتی تھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆..... آپ ﷺ کی قمیص کی آستین عموماً پہونچے تک ہوا کرتی تھی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۰۳، ترمذی) کبھی کبھی انگلیوں کے سرے تک۔

☆..... آپ ﷺ کی قمیص اور قمیص کی آستین کشادہ ہوا کرتی تھی۔

چھٹا باب : آپ ﷺ کا عمامہ :

آپ ﷺ کا عمامہ اکثر اوقات سفید ہی ہوا کرتا تھا اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز۔ آپ ﷺ کا عمامہ عموماً ۶-۷ ذراع لمبا ہوا کرتا تھا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں کندھوں کے درمیان ڈالتے تھے۔ یعنی عمامہ شریف

کا "شملہ" دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رہتا تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۷)

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ اس حال میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مسلم، ترمذی)

☆ حضرت جعفر بن عمرو بن حرث اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ دیکھا۔ (ترمذی)

نوٹ: شملہ لٹکانا مستحب ہے اور سنن زوائد میں سے ہے۔ شملہ کی کم از کم مقدار چار انگل ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ ہے۔

ساتواں باب : آپ ﷺ کی ٹوپی :

حضور اکرم ﷺ عموماً سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ وطن میں آپ ﷺ سر سے چمکی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے، البتہ آپ ﷺ کے سفر کی ٹوپی اٹھی

ہوئی ہوتی تھی۔ علامہ ابن القیمؒ اپنی بلند پایہ کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عمامہ باندھتے تھے اور اس کے

نیچے ٹوپی بھی پہنتے تھے، آپ ﷺ عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور آپ ﷺ ٹوپی پہنے بغیر بھی عمامہ باندھتے تھے۔ سعودی عرب کے تمام شیوخ

کافتویٰ بھی یہی ہے کہ ٹوپی نبی اکرم ﷺ کی سنت اور تمام محدثین و مفسرین و فقہاء و علماء و صالحین کا طریقہ ہے نیز ٹوپی پہننا انسان کی زینت ہے

اور قرآن کریم (سورہ الاعراف ۳۱) کی روشنی میں نماز میں زینت مطلوب ہے لہذا ہمیں نماز ٹوپی پہن کر ہی پڑھنی چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

نے اپنے غلام نافع کو ننگے سر نماز پڑھتے دیکھا تو بہت غصہ ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ ہم اس کے سامنے زینت کے ساتھ حاضر

ہوں۔ امام ابوحنیفہؒ نے ننگے سر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے محدث شیخ ناصر الدین البانیؒ نے بھی اپنی کتاب "تمام

المنہ" کے صفحہ ۱۶۴ پر تحریر کیا ہے کہ زیر بحث مسئلہ میں میری رائے یہ ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

آٹھواں باب : آپ ﷺ کا جبہ :

☆ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک طیلسی کسروانیہ جبہ مبارک نکالا جس کا گریبان ریشم کا تھا اور اس کے دونوں دامن ریشم سے سلے ہوئے تھے، اور فرمایا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا جبہ ہے جو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے پاس تھا جب وہ وفات پا گئیں تو اسے میں نے لے لیا۔ نبی اکرم ﷺ اسے پہنا کرتے تھے۔ اب ہم اسے بیماریوں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۷) ☆ آپ ﷺ نے رومی اور شامی دونوں جہوں کا بھی استعمال کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نواں باب : آپ ﷺ کا ازار (یعنی تہنبد وپائجامہ وغیرہ) :

ازار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے نچلے حصہ میں پہنا جاتا ہے۔ عموماً نبی اکرم ﷺ تہنبد کا استعمال فرماتے تھے، کبھی کبھی آپ ﷺ نے پائجامہ بھی استعمال کیا ہے۔ آپ ﷺ کا تہنبد ناف کے اوپر سے نصف پنڈلی تک رہا کرتا تھا۔ صحابہ کرام بھی عموماً تہنبد استعمال کرتے تھے اور آپ ﷺ کی اجازت سے پائجامہ بھی پہنتے تھے۔

☆ حضرت ابوسعید الخدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا لباس آدھی پنڈلی تک رہنا چاہئے۔ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان اجازت ہے۔ لباس کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بطور تکبر اپنا کپڑا گھسیٹے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جانب نظر عنایت نہیں فرمائے گا۔ (بخاری ۲۱۷۱۰، مسلم ۲۰۸۵)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لباس کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔ (بخاری ۲۱۸۱۰)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لٹکانا تہنبد، قمیص اور عمامہ میں پایا جاتا ہے، جس نے ان میں سے کسی لباس کو بطور تکبر ٹخنوں سے نیچے لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (ابوداؤد ۴۰۹۳، نسائی ۲۰۸۱۸)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو حکم نبی اکرم ﷺ نے پائجامہ کے متعلق فرمایا وہی حکم قمیص کا بھی ہے۔ (ابوداؤد)

= مذکورہ دیگر احادیث کی روشنی میں علماء کرام نے اس مسئلہ کی مذکورہ شکلیں اس طرح تحریر فرمائی ہیں:

نصف پنڈلی تک لباس : نبی اکرم ﷺ کی سنت

ٹخنوں تک لباس : رخصت یعنی اجازت

تکبر کے بغیر ٹخنوں سے نیچے لباس : مکروہ

تکبرانہ ٹخنوں سے نیچے لباس : حرام

عورتوں کا لباس ٹخنوں سے نیچا ہونا چاہئے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بطور تکبر اپنا کپڑا گھسیٹے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے سوال کیا کہ عورتیں اپنے دامن کا کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (نصف پنڈلی سے) ایک بالشت نیچے لٹکائیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے دوبارہ سوال کیا کہ اگر پھر بھی ان کے قدم کھلے رہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (نصف پنڈلی

(سے) ایک ذراع (شرعی پیمانہ جو تقریباً ۳۰ سینٹی میٹر کا ہوتا ہے) نیچے لٹکالیں، لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ (ابوداؤد ۴۱۱۹، ترمذی ۱۷۳۶)

دسواں باب : آپ ﷺ کے لباس میں درمیانہ روی:

رسول اکرم ﷺ نے اعلیٰ و عمدہ قیمتی لباس بھی پہنے ہیں مگر ان کی عادت نہیں ڈالی۔ ہر قسم کا لباس بے تکلف پہن لیتے تھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا، بروز قیامت اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ (ابوداؤد۔ باب فی لباس الشهرة)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور موٹا تہبند نکالا پھر فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ ان دونوں میں قبض کی گئی۔ (بخاری ج ۲ ص ۸۶۵، مسلم)

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں دنیا سے اتنا کافی ہو جیسے سوار مسافر کا توشہ اور امیروں کی مجلس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھو حتیٰ کہ اس کو پیوند لگا لو۔ (ترمذی ۱۷۸۰) یہ انتہائی قناعت کی تعلیم ہے کہ پیوند لگے کپڑے پہننے میں عار نہ ہو۔

☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر بندے پر ظاہر ہو۔ (ترمذی ۲۸۲۰) (یعنی اگر مال اللہ تعالیٰ نے دیا ہو تو اچھے کپڑے پہننے چاہئیں۔)

☆ حضرت معاذ بن انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے لباس میں فضول خرچی سے اپنے آپ کو بچایا حالانکہ وہ اس پر قادر تھا تو کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے سامنے اس کو بلائے گا اور جنت کے زیورات میں سے جو وہ چاہے گا اس کو پہنایا جائے گا۔ (ترمذی ۲۳۸۳)

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گندے کپڑے پہنے ہوئے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کو کوئی چیز نہیں ملی کہ یہ اپنے کپڑے دھو سکے؟ (نسائی، مسند احمد)

غرضیکہ حسب استطاعت فضول خرچی کے بغیر اچھے و صاف ستھرے لباس پہننے چاہئیں۔

گیارہواں باب : لباس کے متعلق آپ ﷺ کی بعض سنتیں :

دائیں طرف سے کپڑا پہننا سنت ہے:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب قمیص زیب تن فرماتے تو دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۳۰۲)

اس طرح کہ پہلے دایاں ہاتھ دائیں آستین میں ڈالتے پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں ڈالتے۔

نیا لباس پہننے کی دعا:

☆ حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام رکھتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ اے میرے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ پہنایا، میں اس کپڑے کی خیر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس کی اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

پاٹجامہ پہننے کا طریقہ:

☆ آپ ﷺ کی تعلیمات میں ہے کہ پاٹجامہ اشلوار بیٹھ کر پہنیں۔ بعض احادیث ضعیفہ میں کھڑے ہو کر پاٹجامہ وغیرہ پہننے پر سخت وعید وارد ہوئی ہے مثلاً: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھ لیا کھڑے ہو کر سراویل (پاٹجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی مصیبت میں مبتلا فرمائے گا جس کی کوئی دوا نہیں۔۔ یہ حدیث شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب "کشف الالتباس فی استحباب اللباس" میں ذکر کی ہے۔ ہمارے علماء کرام ہمیشہ احتیاط پر عمل کرتے ہیں، لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ ہم اپنا پاٹجامہ وغیرہ بیٹھ کر پہنیں اگرچہ کھڑے ہو کر پہننا بھی جائز ہے۔

بالوں کی چادر:

☆ حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب ایک مرتبہ صبح کو مکان سے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کے بدن پر سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ (شمائل ترمذی)

بارھواں باب : ریشمی لباس کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات :

ریشمی لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے، البتہ ۲ یا ۳ یا ۴ انگل ریشمی حاشیہ والے کپڑے مردوں کے لئے جائز ہیں۔ نیز خارش اور کھجلی کے علاج کے لئے ریشمی لباس کا استعمال مردوں کے لئے جائز ہے۔

☆ حضرت عمر فاروقؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مرد نے دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے وہ آخرت میں ریشمی کپڑوں سے محروم کر دیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

☆ حضرت عمر فاروقؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں صرف وہی مرد ریشمی کپڑے پہن سکتا ہے جس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشمی کپڑے اور سونے کے زیورات میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (ترمذی ۱۷۲۰)

☆ حضرت عمر فاروقؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا ہے مگر ایک یا دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار۔ (بخاری، اللباس ۵۸۲۹، مسلم، اللباس والتریزہ ۲۰۶۹)

☆ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو خارش کے علاج کے لئے ریشم کے کپڑے پہننے کی اجازت عطا فرمائی۔ (بخاری، مسلم)

تیرھواں باب : لباس میں کفار و مشرکین سے مشابہت :

نبی اکرم ﷺ نے عمومی طور پر (یعنی لباس اور غیر لباس میں) کفار و مشرکین سے مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان احادیث کی کتابوں میں موجود ہے: جس نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہو جائے گا۔ (ابوداؤد ۴۰۳۱)

لباس میں مشابہت کرنے سے خاص طور پر منع فرمایا گیا ہے:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو خالص زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو فرمایا کہ یہ کافروں کا لباس ہے اس کو نہ پہنو۔ (مسلم ۲۰۷۷)

☆ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے آذربائیجان کے مسلمانوں کو پیغام بھیجا کہ عیش پرستی اور مشرکوں کے لباس سے بچو۔ (مسلم ۲۶۰۹)

چودھواں باب : مردوں اور عورتوں کے لباس میں مشابہت :

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں سے (لباس یا کلام وغیرہ میں) مشابہت کرتے ہیں، اسی طرح لعنت ہو ان عورتوں پر جو مردوں کی (لباس یا کلام وغیرہ میں) مشابہت کرتی ہیں۔ (بخاری)

پندرھواں باب : پینٹ و شرٹ اور کرتا و پانجامہ کا موازنہ :

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ لباس میں اصل جواز ہے، انسان اپنے علاقہ کی عادات و اطوار کے مطابق چند شرائط کے ساتھ کوئی بھی لباس پہن سکتا ہے، ان شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ کفار و مشرکین کا لباس نہ ہو۔ پینٹ و شرٹ یقیناً مسلمانوں کی ایجاد نہیں ہے لیکن اب یہ لباس عام ہو گیا ہے چنانچہ مسلم اور غیر مسلم سب اس کو استعمال کرتے ہیں۔ لہذا پینٹ و شرٹ مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ استعمال کرنا بلا کراہیت جائز ہے، البتہ پینٹ و شرٹ کے مقابلے میں کرتا و پانجامہ کو چند اسباب کی وجہ سے فوقیت حاصل ہے۔

(۱) کرتا و پانجامہ عموماً سفید یا سفید جیسے رنگوں پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ پینٹ و شرٹ عموماً رنگین ہوتی ہیں۔ احادیث صحیحہ کی روشنی میں امت مسلمہ متفق ہے کہ اللہ جل شانہ کے حبیب نبی اکرم ﷺ سفید پوشاک زیادہ پسند فرماتے تھے، نیز عام طور پر آپ ﷺ کا لباس سفید ہی ہوا کرتا تھا۔

(۲) قیامت تک آنے والے انسانوں کے نبی حضور اکرم ﷺ کو قیص بہت پسند تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی قیص کے جو اوصاف احادیث میں ملتے ہیں وہ شرٹ کے بجائے موجودہ زمانے کے کرتے (ثوب اقصیٰ) میں زیادہ موجود ہیں۔

(۳) اگرچہ اس وقت پینٹ و شرٹ کا لباس مسلم و غیر مسلم سب میں رائج ہو چکا ہے لیکن ساری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ پینٹ و شرٹ کی ابتداء مسلم کلچر کی دین نہیں جبکہ کرتہ و پانجامہ کی بنیادیں نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے ہیں، کرتا یعنی نبی اکرم ﷺ کے قیص کا ذکر کر چکا ہوں، جہاں تک پانجامہ کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ ہمیشہ تہبند کا استعمال فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ پانجامہ استعمال کیا یا نہیں اس کے متعلق بعض محققین نے اختلاف کیا ہے لیکن تمام محققین و محدثین و فقہاء و علماء متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے پانجامہ خریدا تھا اور صحابہ کرام آپ ﷺ کی اجازت سے پانجامہ پہنتے تھے۔

(۴) کسی بھی زمانہ میں دنیا کے کسی بھی کونے میں علماء و فقہاء کی جماعت نے پینٹ و شرٹ کو اپنا لباس نہیں بنایا۔

وضاحت:

☆ موجودہ زمانہ کے پانجامہ اور صحابہ کرام کے زمانے کے پانجامہ میں فرق ممکن ہے مگر دونوں کی بنیاد و اساس ایک ہونے کی وجہ سے انشاء اللہ فضیلت حاصل ہوگی جیسا کہ صحابہ کرام اور موجودہ زمانہ کی مساجد میں ضرور فرق ملے گا مگر بنیاد و مقاصد ایک ہونے کی وجہ سے موجودہ زمانہ کی مساجد کو وہ فضیلت ضرور حاصل ہوگی جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے ہوا ہے۔

☆ کسی معین شخص کے تنگ پانجامہ کا کسی معین شخص کی کشادہ پینٹ سے موازنہ کر کے فیصلہ کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ عموماً پینٹ پانجامہ کے مقابلہ میں تنگ ہوتی ہے اور جسم کی ساخت کے حساب سے بنائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی اکرم ﷺ کی پاک سنتوں کے مطابق لباس پہننے والا بنائے۔